سورة الملك

آيات 1-4

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ ١

الَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ ٢

الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىۡ خَلۡقِ

الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰى مِنۡ

فُطُوۡرٍ ٣

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ٤

سورت الملک سے سورت الناس تک

- کل 48 سورتیں ہیں اور بیشتر مکی ہیں
- ایک بالاتفاق مدنی ہے (سورة النصر)
- ۴ سورتیں (سورة البینة، زلزال اور معوذتین) - مختلف اقوال
- زیادہ مفسرین کے خیال میں یہ بھی مکی ہیں
- ان سب مکی سورتوں کا مرکزی مضمون " انذارِ آخرت " ہے
- یہ دنیا ایک دن اپنی انتہاء کو پہنچے گی۔ جن لوگوں نے اس کے اندر بالکل اندھے بہرے بن کر زندگی گزاری وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے اور جنہوں نے اپنی عقل و فہم سے کام لیا اور غیب میں ہوتے خدا سے ڈرتے رہے اور اجر عظیم کے مستحق ٹھہریں گے

مکی سورتیں مکی دورِ نبوت (۱۳سال)

نزول قرآن کا

ابتدائی دور

- پہلا دور آغازِ بعثت سے اعلان نبوت تک (۳سال)
  تقریباً ۹ سورتیں
- دوسرا دور اعلان نبوت سے ظلم و ستم کے آغاز تک (۲سال)
  تقریباً ۴۳سورتیں
- تیسرا دور آغازِ فتنۂ ظلم و ستم سے عام الحزن تک (۵سال) دور متوسط
  تقریباً ۳۳سورتیں
- چوتھا دور ۱۰ نبوی سے ۱۳ نبوی تک (۳سال) ← آخری دور
  تقریباً ۱۳سورتیں

مکی سورتیں

- مکی قرآن کا موضوع اور محور بالعموم اسلامی عقیدۂ توحید، وحی الٰہی پر یقین اور آخرت کے حساب وکتاب پر یقین ہوتا ہے
- اس تصور کے مطابق پھر اس کائنات کے بارے جو نظریہ بنتا ہے اس سے پوری کائنات اور خالق کائنات کا باہم تعلق واضح ہوتا ہے
- خالق کائنات کا شعور اگر انسانی تصور اور عقائد میں زندہ، موثر اور فعال ہو اور یہ تصور انسان اور خدا کے درمیان عبد و معبود کا تعلق قائم کرتا ہے
- پھر اس تصور کے مطابق ایک بندہ اس دنیا کی تمام اشیاء کی قدر و قیمت متعین کرتا ہے اور اپنی زندگی کا راستہ بھی

مکی سورتیں

- ابتدائی دور: دعوت کی مناسبت سے مختصر فقرے، شیریں و شستہ زبان
- مخاطب قوم کے حسب ذوق بہترین ادبی رنگ لیئے ہوئے
- حسنِ تناسب اور روانی لیئے ہوئے
- عالمگیر صداقتیں - مقامی رنگ وزبان میں
- دلائل، شواہد اور مثالیں ۔ قریب کے ماحول اور تمدن سے
- کشمکش کے دور میں پرجوش خطبے ۔ جن میں دریا کی روانی اور تند و تیز آگ کی سی تاثیر۔ ایمان کی دعوت، جماعتی شعور، تقوی، پاکیزگی سیرت
- صبر و ثبات، جدوجہد کے تقاضے، طوفانوں کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ

مکی سورتیں

- مخالفین و منکرین کو انکار و غفلت کے نتائج سے خبردار کرنا
- اس پر ناقابل تردید، آنکھوں دیکھے تاریخی شواہد و دلائل
- ان کے برے اخلاق، جاہلانہ رسوم و رواج اور حق دشمنی پر انتباہ
- کہ لوگوں کی غفلت دور کی جائے، ان کو سوچنے پر مجبور کیا جائے، اور ان کے سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کیا جائے۔

سورۃ الملک

- مکی۔ آپ ﷺ کے قیام مکہ کے دوسرے دور میں (۴ نبوی میں)
- جب انکار اور کفر پہ تلے سردارانِ مکہ آپ ﷺ کو جھٹلا کر الٹا آپ ﷺ کو گمراہی میں مبتلا سمجھ رہے تھے
- اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ کَبِیۡرٍ ﴿۹﴾
- آیت ۲۹ میں ان منکرین کو تحدید۔ تمہیں جلد معلوم ہو جائیگا کہ کون...
- فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۹﴾
- یہ ایک جامع سورت ہے جس میں توحید، رسالت اور آخرت کی دعوت استدلالی زبان میں پیش کی گئی ہے

سورۃ الملک کے فضائل

- رسول اللہ ﷺ رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے
  - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلى الله عَلَيهِ وسَلم لاَ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ: {الم تَنْزِيلُ} وَ {تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ}

البخاري في الأدب المفرد 1207، و الترمذى ابواب فضائل القرآن 2892

- عذابِ قبر سے نجات دینے والی
  - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"

ترمذی - عَنْ اِبْنِ عَبَّاس (حديث 2890)

سورۃ الملک کے فضائل

- اللہ کے ہاں بندے کی سفارش کرنے والی
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثِينَ آيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ : هِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ "
- قرآن مجید میں تیس آیتوں والی ایک ایسی سورۃ ہے جو آدمی کی سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے

سنن ترمذی حدیث نمبر (2891) سنن ابوداود حدیث نمبر (1400) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (3786)

سورۃ الملک کے فضائل

- عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قَالَ
إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلاَثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّی غُفِرَ لَهُ
وَهِیَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِی بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رواہ الترمذی)

- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
قرآن مجید میں ایک سورت ایسی ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ آدمی کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اسے معاف کردیا جائے گا، وہ سورۃ الملک ہے

سورۃ الملک کے فضائل

- یہ سورۃ - ہر مسلمان کے دل میں (آپ ﷺ کی خواہش)
- عَنْ اِبْنِ عَبَّاس قَالَ : قَالَ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لَوَدِدْت أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلّ إِنْسَان مِنْ أُمَّتِي" يَعْنِي تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْك - الطَّبَرَانِي
- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ قول ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت میری امت کے ہر شخص کے سینے میں محفوظ ہو

سورۃ الملک کے فضائل

- عبداللہ بن عباسؓ نے ایک شخص سے کہا کہ میں تجھے ایک حدیث کا ایسا تحفہ نہ دیدوں جس سے تو خوش ہو جائے اس نے کہا بے شک ، آپ نے فرمایا" تبارك الذى بيده الملك " ۔پڑھا کر اور اپنے گھر والوں اور سب بچوں کا سکھاؤ اور اپنے پڑوسیوں کو بھی اس لئے کہ یہ سورت **منجیہ** (نجات دلانے والی) ہے یہ سورت تو قیامت کے روز خدا کے یہاں اپنے پڑھنے والے کیلئے جھگڑے گی اور اس کو عذاب نار سے نجات دلائے گی (تفسیر ابن کثیر)

اس سورۃ کے نام

- تَبَارَكَ الَّذِي (قرآنی نام)
- اَلْمُلْک بادشاہی
- اَلْمُنْجِيَة نجات بخشنے والی
- الْمَانِعَة بچاؤ کرنے والی
- الْوَاقِيَة " " "

سورۃ کا عمود اور اسلوب

- سورۃ کا عمود - انذار (عذاب سے ڈرانا) ہے
  - اس عذاب میں دونوں عذاب شامل ہیں
  - ایک وہ جس سے رسول ﷺ کے جھٹلانے والوں کو دنیا میں سابقہ پیش آیا
  - دوسرا وہ جس سے آخرت میں سامنا ہوگا
- یہ سورۃ مضامین، جامعیت، دلائل اور اسلوب کے اعتبار سے سورۃ ق سے مشابہ ہے

سورۃ الملک - مرکزی مضمون

توحید کے آفاقی (Universal) ،

انفسی (Personal) اور تاریخی

(Historical) دلائل دیکر توحید

رسالت اور امکانِ آخرت کو ثابت کر

کے شرک کی تردید کی گئی ہے - لہٰذا

ایمان لا کر نیک عمل کرو یہی زندگی اور

موت کی ایجاد کا مقصدِ آزمائش ہے

سورۃ الملک
پیراگراف 1
آیات 4-1
دعوتِ توحید
مقصد تخلیقِ انسانی
پیراگراف 2
آیات
11- 5
انکارِ رسالت
بدترین انجام
کا باعث ہوگا
پیراگراف 3
آیت 12
پیغامِ توحید و
رسالت پہ
ایمان لانے
والوں کیلیئے
اجر کا وعدہ
پیراگراف 4
آیات
17-13
عجائباتِ قدرت سے
توحید کا اثبات
پیراگراف 5
آیات
23-18
جزا و سزا پہ
تاریخی اور
توحید پہ آفاقی
و نفسی
دلائل
پیراگراف 6
آیات
28-24
منکرین کے
لیئے قیامت
کی آفت
سے انذار
پیراگراف 7
آیات 30-29
ایک عقلی دلیل
کے ذریعے اثباتِ توحید و
تردید شرک

سورۃ الملک آیات 1-4

- ان آیات میں میں اسلام کی تعلیمات کا مختصر مگر موئثر تعارف
- غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو خبردار کیا گیا (چونکانے کے انداز میں)
- کائناتی دلائل کے توسط سے یہ بات بتائی گئی کہ انسان کو ایک مقصد دیکر بھیجا گیا ہے اور یہ دنیا اسکی امتحان گاہ ہے
- اس امتحان میں انسان پاس اپنے حسن عمل ہی سے ہو گا

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۨ لا ①

تَبٰرَكَ - بہت بابرکت ہے

- تبارک : برکت سے مبالغے کا صیغہ ہے. برکت میں رفعت و عظمت، افزائش وفراوانی، دوام وثبات، کثرت و خیرات اور حسنات کے مفہومات
- مبالغہ کے معنیٰ میں -بے انتہا بزرگ و عظیم، اپنی ذات و صفات و افعال میں اپنے سواہر ایک سے بالاتر

الَّذِىْ - وہ ذات

بِيَدِهِ - اس کے ہاتھ میں ہے

الْمُلْكُ - بادشاہی

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۙ ﴿١﴾

وَهُوَ - اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ - ہر چیز پر

قَدِيْرٌ - قدرت رکھتا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۙ ١

نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں کائنات کی سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

آیت ا

- اللہ تعالیٰ کی رفیع و عظیم ذات - عظمتوں کا سر چشمہ ہے اور رفعتیں اس کے سامنے سجدہ ریز
- خیرات و حسنات اسی کے فیض سے وجود میں آتے ہیں۔ ہر چیز میں اضافہ اور کثرت اسی کی توجہ کا ثمر ہے۔ وہ ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی
- تبارك - اس کی ربوبیت اور فیضان بے مثال و بینظیر ہیں۔ اس کے کمالات کو کبھی زوال نہیں۔ ان دونوں باتوں کی دلیل اور نتیجہ یہ کہ اسی کے قبضہ ٔ قدرت میں ساری کائنات کی پادشاہی ہے۔ جو بے ثبات اور لا محدود
- اس کی قدرت چند اشیاء تک محدود نہیں بلکہ ہمہ گیر ہے۔ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہو

ط الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

الَّذِیْ - وہی ذات جس نے

خَلَقَ - پیدا کیا

الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ - موت اور زندگی کو

لِیَبْلُوَكُمْ - تاکہ آزمائش کرے تمہاری

- مادہ ب ل و بَلَیٰ یَبْلُوْ آزمائش کرنا
- بلاء: ایسی آزمائش جس میں سختی پائی جائے
- یہ آزمائش خیر و شر دونوں صورتوں میں ہو سکتی ہے
- اردو میں: بلاء (مصیبت)، بلا سے، ابتلاء، مبتلاء، بلائیں لینا

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿۲﴾

اَیُّكُمْ اَیُّ كُمْ - کون تم میں سے

اَحْسَنُ - زیادہ اچھا ہے

عَمَلًا - عمل میں

وَهُوَ - اور وہ ہے

الْعَزِیْزُ - زبردست

الْغَفُوْرُ - بے انتہا معاف فرمانے والا

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۲

جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو
آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے،
اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی

دنیا میں انسان کے مرنے اور جینے کی حقیقت اور مقصد کیا ہے؟

- دنیا میں انسان کو امتحان اور آزمائش کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اس مختصر سے فقرے میں بہت سی حقیقتوں کی طرف اشارہ ہے۔
- اول یہ کہ موت اور زندگی االلہ تعالی کی طرف سے ہے، کسی اور کی طرف سے نہیں
- دوسرے یہ کہ انسان کو نیکی اور بدی کی قوت وقدرت اس لیے عطا کی گئی ہے، کہ وہ اپنی مرضی سے اچھے یعنی نیک عمل کرتا ہے یا برے اور عملاً یہ دکھادے کہ وہ کیسا انسان ہے یوں اس کی نہ زندگی بے مقصد ہے نہ موت۔

بہت ہی اہم سوال قرآن ہم سے کر رہا،، مقصد تخلیق کیا ہے؟

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۔المومنون(۱۱۵)

کیا تم نے یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بے کار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاوگے۔

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى O(القیامہ:۳۶)

کیا انسان یہ گمان کیے بیٹھا ہے کہ وہ یونہی بیکار میں (بلا حساب کتاب) چھوڑ دیا جائے گا؟

مقصد تخلیق کیا ہے؟

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ (16الانبیاء)

ہم نے اس آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنایا ہے۔

آج ہماری زندگی کا مقصد؟

دنیا میں کامیابی، مال و دولت کا حصول!

آپ ﷺ نے فرمایا: عقلمند و دانا وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں کرلیا اور موت کے بعد آنے والی زندگی سنوارنے میں لگ گیا اور احمق وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ناجائز خواہشات کے پیچھے لگایا اور اللہ سے غلط امیدیں باندھیں۔ (ترمذی)

اللہ نے انسان کی آزمائش کے لیے کچھ چیزوں کو مرغوبات نفس بنادیا ہے

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ
الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ
ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ

عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، . لوگوں کے لیے مرغوبات نفس بڑی خوش آئند بنادی گئی ہیں. مویشی اور زرعی زمینیں. چیدہ گھوڑے، مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے۔

اللہ نے انسان کی آزمائش کے لیے کچھ چیزوں کو مرغوبات نفس بنا دیا ہے

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ اللَّهِ
وَاللَّهُ بَصِيرٌۢ بِالْعِبَادِ   ال عمران ۳، ۱۵

کہو، میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے کہیں اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقوی کی روش اختیار کریں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو گی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور وہ اللہ کی رضا سے سرفراز ہوں گے۔ اور اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔

آسمان اور زمیں سب کچھ ہمارے آزمائش کے لیے ہے

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ......

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ جبکہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ تم کو آزما کر دیکھے تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

الَّذِیْ - وہی ذات جس نے

خَلَقَ - بنائے

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ - سات آسمان

طِبَاقًا - تہ بہ تہ

- **طبق**: کسی چیز کا ڈھکنا، ایک چیز کے اوپر دوسری چیز کا رکھنا جو سائز اور شکل میں ایک دوسرے کے برابر اور مطابق ہوں
- زمین اور دوسرے اجرامِ فلکی کیلیئے استعمال ہوا ہے
- **اردو میں**: طباق (رکابی / پلیٹ)، طبق، طبقات، مطابق، تطبیق

مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ

مَا تَرٰی - نہ دیکھوگے تم

فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ - رحمٰن کی تخلیق میں

مِنۡ تَفٰوُتٍ - کوئی فرق

- مادہ ف و ت

فَاتَ : گم ہونا

- فَاتَ: گم ہونا، کسی چیز کا انسان سے اتنا دور ہونا کہ اسکا حصول مشکل ہو
- تفاوت: دو چیزوں کے اوصاف مختلف ہونا (ایک کا وصف دوسری کو فوت کررہاہے) (عدم مناسبت)
- اردو میں : فوت، وفات، متوفی، تفاوت

فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

اِرۡجِعۡ : فعل امر

فَارۡجِعِ - پھر پلٹو (دوڑاؤ)

- رَجَعَ یَرجِعُ : لوٹنا
- اگر تمہارا خیال ہو کہ بار بار دیکھنے سے زمین و آسمان کی تخلیق میں کچھ عدم تناسب دکھائی دیگا تو پھر دیکھ لو

الۡبَصَرَ - نگاہ، آنکھ ، نظر

هَلۡ تَرٰی - کیا تم دیکھتے ہو

مِنۡ فُطُوۡرٍ کوئی رخنہ (دراڑ، شگاف، خلل)

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③

فُطُوْرٍ رخنہ (دراڑ، شگاف، خلل) Flaw

- فَطَرَ - پیدا کرنا پھاڑنا
- أَفْطَرَ يُفْطِرُ فَطُوراً (IV) : روزہ افطار کرنا
- اِنْفِطَار : پھٹ جانا
- فطور : شگاف، خلل، پھٹا ہوا

تفاوت کا مفہوم

تفاوت کے معنی ، عدم تناسب،ایک چیز کا دوسری چیز سے میل نہ کھانا۔ بے ربط،بے جوڑ ہونا۔ اس مطلب یہ ہے کہ پوری کائنات میں تم کہیں بد نظمی، بے ترتیبی اور عدم تناسب نہ پاؤ گے۔ اللہ کی پیدا کردہ اس دنیا میں کوئی چیز ابھی بے جوڑ نہیں ہے۔ اس کے تمام اجزاء باہم مربوط ہیں اور ان میں کمال درجے کا تناسب پایا جاتا ہے۔ چاہے وہ زمین میں ہوں یا آسمان میں مثلاً سورج زمین پر زندگی کے لیے ضروری ہے لیکن یہی سورج تقریباً ڈیڑھ ارب کلو میٹر سے ہماری خدمت میں نہ جانے کب سے لگا ہوا ہے۔ایک لمحے کی تاخیر نہیں کرتا۔

آیت ۳

- اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان اور اس کی بے مثال صنعت گری اور اس کا کمالِ فن صرف یہ نہیں کہ اس نے تہ بہ تہ سات آسمان پیدا کر دیئے بلکہ اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اتنی بڑی مخلوق اور اتنی بڑی صنعت میں ڈھونڈے سے بھی کوئی ناہمواری یا کوئی نقص و خلل نظر نہیں آتا۔
- اتنی بڑی کائنات جس کی وسعتیں انسان کو حیران و پریشان کیئے ہوئے ہیں کو بار بار ناقدانہ نگاہ سے دیکھنے کی دعوت دی گئ۔
- تم اسے بار بار دیکھو، تمھیں کہیں نظم کائنات کا تسلسل ٹوٹتا ہوا دکھائی نہیں دے گا، کسی جگہ کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا۔ تمھاری نگاہ تھک کر واپس آجائے گی لیکن تم کوئی نقص تلاش کرنے میں ناکام رہو گے

آیت ۳

- جس پروردگار کی یہ بے مثال قدرت و حکمت اور اس کا مرقع ہمارے سروں پر پھیلا ہوا ہے کہ ہم اس کی کی وسعت کا اندازہ لگانے سے قاصر ہیں اور کہیں اس میں معمولی سا نقص بھی دکھائی نہیں دیتا۔ ایسی عظیم ذات کے لیے کون سا کام دشوار ہو سکتا ہے
- اس سے بڑھ کر حماقت اور کیا ہو گی کہ کوئی شخص ایسی عظیم ذات کے بارے میں یہ تصور کرے کہ جب سب لوگ مر کھپ جائیں گے تو وہ سب کو دوبارہ کیسے زندہ کر سکے گا اور بیشمار لوگوں کے اَن گنت اعمال کی جزاء و سزا کس طرح ممکن ہو سکے گی۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ
الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی
مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳

جس نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے۔ تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے، پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ۝٤

ثُمَّ - پھر

ارْجِعِ - دوڑاؤ

الْبَصَرَ - نظر

كَرَّتَيْنِ - دوبارہ

- كَرَّتَيْنِ كَرَّةٌ کا تثنیہ (Dual) - ایک بار (Once)
- كَرَّتَيْنِ : دو بار (Twice)
- یہاں كَرَّتَيْنِ دو بار کیلیئے نہیں تکثیر (کثرت) کیلیئے آیا ہے (بار بار)

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ﴿۴﴾

يَنۡقَلِبۡ - لوٹ آئے گی

○ مادہ ق ل ب

اِنقَلَبَ يَنقَلِبُ (VII) پھرنا، لوٹ کر آنا

اِلَيۡكَ - تمہاری طرف

الۡبَصَرُ - نظر

خَاسِئًا - دھتکاری ہوئی (ناکام، نامراد، تھکی ماندہ) Humble

○ مادہ خ س أ

خَسَأَ دھتکارنا

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ۝٤

- خَاسِئًا
  - خاسی : ذلیل despised
  - قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ- 7/166
  - We said to them, "Be apes, despised.
  - خَسَئَا الْبَصَرُ: عربی کا محاورہ — نظر کا درماندہ ہو کر عاجز ہو جانا
- وَّهُوَ - اور وہ (گی)
- حَسِيرٌ - تھکی ہوئی حَسَرَ تھک جانا، عاجز آ نا

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيۡرٌ ۝۴

- خَاسِئًا اور حَسِيۡرٌ میں فرق
- خَسَئًا: حقیر ہونے کی وجہ سے دھتکاری ہوئی چیز (حقیر ہونے کی وجہ سے درماندگی/ذلت/ تھکاوٹ کا احساس)
- حَسِيۡرٌ : تھکاوٹ کی وجہ سے لاچار ہو جانا (عربی میں تھکاوٹ کے درجوں ایک انتہائی درجہ)

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا
وَّهُوَحَسِيۡرٌ ﴿۴﴾

بار بار نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی

آیت ۴

- کس قدر پُرزور اسلوب ہے اور کتنا بڑا چیلنج ہے! بار بار دیکھو، ہر پہلو اور ہر زاویے سے دیکھو! اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تمہیں کہیں کوئی خلل، نقص یا رخنہ نظر نہیں آئے گا!
- یہ چیلنج پوری انسانیت کے لیے ہے اور قیامت تک کے لیے ہے
- آج تک کوئی سائنس دان اور کوئی دانشور اس چیلنج کا جواب نہیں دے سکا
- گویا اب تک پوری نوع انسانی اس نکتے پر متفق ہے کہ یہ کائنات اور اس کی ایک ایک تخلیق مثالی اور کامل ہے

آیت ۴

- منکرین کو یہ توجہ دلانا مقصود ہے کہ اے عقل کے اندھو ! کائنات کی خوبصورتی اور کاملیت کو دیکھ کر اس پر حیرت کا اظہار کرنے کے بجائے اس کے خالق کو پہچانو اور اس کی عظمت کے سامنے اپنا سر نیاز خم کرو
- لیکن مقامِ حیرت ہے کہ ستاروں اور کہکشاؤں کی دنیا کے اسرار و عجائب کا کھوج لگانے والے بڑے بڑے سائنسدان اور ماہرین فلکیات بھی اس معاملے میں اپنے ناک تلے کے پتھر سے ٹھوکریں کھا رہے ہیں کھاتے رہے
- ان لوگوں نے اپنی تحقیقات کے دوران بہت کچھ دریافت بھی کیا اور بہت کچھ دیکھا بھی۔ لیکن اس ساری چھان بین میں انہیں اگر نہیں نظر آیا تو اس کائنات کا خالق کہیں نظر نہیں